دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلے جانے والے امام کو لقمہ دینے سے نماز کا حکم

ریفرنس نمبر: Gul 2201

تاریخ: 21-04-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک دن تراویح کے بعد وتر کی جماعت کرواتے ہوئے امام صاحب تیسری رکعت میں قراءت کے بعد دعائے قنوت پڑھنے کی بجائے، بھولے سے رکوع میں چلے گئے۔ امام صاحب کے رکوع میں پہنچنے کے بعد کسی مقتدی نے لقمہ دیا، جس پر امام صاحب واپس آئے اور دعائے قنوت پڑھنے کے بعد دوبارہ رکوع کرکے نماز مکمل کی، آخر میں سجدہ سہو بھی کرلیا۔ نماز کے بعد مقتدیوں میں تشویش پھیل گئی۔ بعض کا کہنا تھا کہ امام صاحب کو واپس نہیں آنا چاہیے تھا اور بعض مقتدی واپس آنے کی حامی تھے۔ ایسی صورت حال میں کیا حکم شرع ہے؟ ہماری اس حوالے سے رہنمائی کی جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں وتر ادا نہیں ہوئے، تمام نمازیوں پر اس کی قضا لازم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب امام صاحب دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلے گئے، تو اب ان کے لیے واپس لوٹنا جائز نہیں تھا۔ جس مقتدی نے انہیں واپس آنے کے لیے لقمہ دیا، اس نے غیر محل میں لقمہ دے کر اپنی نماز فاسد کر دی۔ جب امام صاحب نے اس شخص کا لقمہ لیا، تو چونکہ وہ نماز میں نہیں تھا، اس لیے امام صاحب کی نماز فاسد ہو گئی اور اس وجہ سے سارے نمازیوں کی ہی نماز فاسد ہو گئی۔

جب دعائے قنوت بھول کر کوئی شخص رکوع میں چلا جائے، تو اس کا حکم بیان کرتے ہوئے علامہ علاؤ الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بدائع الصنائع میں ارشاد فرماتے ہیں: ”اذا نسی القنوت حتی رکع ثم تذکر بعد ما رفع راسہ من الرکوع لا یعود ویسقط عنہ القنوت وان کان فی الرکوع فکذلک وھو ظاھر الروایۃ“ یعنی جب کوئی شخص دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا، پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اسے یاد آیا تو وہ نہ لوٹے اور دعائے قنوت ساقط ہو جائے گی اور اگر رکوع کی حالت میں بھی یاد آئے، تب بھی یہی حکم ہے اور یہی ظاہر الروایہ ہے۔

(بدائع الصنائع، جلد1، صفحہ615، مطبوعہ کوئٹہ)

وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت چھوٹ جائے، تو واپس لوٹنے کی اجازت نہیں۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: ”لان محلہ قد فات الا تری انہ لا یعود فاذا عاد فقد قصد نقض الفرض لتحصیل واجب فات علیہ فلا یملک ذلک“ یعنی (وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت بھولنے کی صورت میں واپس جانے کی اجازت اس لیے نہیں۔ مترجم) کہ دعائے قنوت کا محل فوت ہو چکا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ دعائے قنوت بھول کر رکوع کرنے کی صورت میں نمازی قیام کی طرف واپس نہیں آئے گا۔ اگر وہ واپس پلٹا تو اس نے واجب کے حصول کے لیے فرض ختم کرنے کا ارادہ کیا، حالانکہ وہ اس کا مالک نہیں۔ **(بدائع الصنائع، جلد1، صفحہ615، مطبوعہ کوئٹہ)**

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا: ”وتروں میں رکعت ثالث میں امام بجائے قنوت پڑھنے کے تکبیر قنوت کہہ کر رکوع کو چلا گیا اور مقتدیان کی تکبیر کہنے سے واپس ہو کر قنوت پڑھا اور پھر دوبارہ رکوع کیا اور سجدہ سہو کیا، نماز ادا ہو گئی یا وتر فاسد ہوئے؟“ اس کا جواب دیتے ہوئے امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص قنوت بھول کر رکوع میں چلا جائے، اسے جائز نہیں کہ پھر قنوت کی طرف پلٹے، بلکہ حکم ہے کہ نماز ختم کر کے اخیر میں سجدہ سہو کر لے۔۔۔ تو جن مقتدیوں نے اسے اس عود ناجائز کی طرف بلانے کے لیے تکبیر کہی، ان کی نماز فاسد ہوئی ۔۔۔ (امام) ان مقتدیوں کے بتانے سے پلٹا اور یہ نماز سے خارج تھے، تو خود اس کی بھی نماز جاتی رہی اور اس کے سبب سب کی گئی۔“ **(ملتقط از فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ219، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

وتر کی قضا کے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے: ”ویجب القضاء بترکہ ناسیا او عامدا وان طالت المدۃ“ یعنی وتر قضا ہونے کی صورت میں ان کی قضا پڑھنا واجب ہے، چاہے بھولے سے قضا ہو یا جان بوجھ کر، اگرچہ طویل مدت گزر چکی ہو۔

(فتاوی ہندیہ، جلد1، صفحہ111، مطبوعہ مصر)

وتر کی قضا کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ بہار شریعت میں ہے: ”وتر کی نماز قضا ہو گئی، تو قضا پڑھنا واجب ہے، اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہو گیا ہو، قصداً قضا کی ہو یا بھولے سے قضا ہو گئی۔“

(بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ657، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

08 رمضان المبارک 1442ھ / 21 اپریل 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے